

## ہم نئے سال کا آغاز کیسے کریں

(از حضرت خلیفۃ المسیح الامام ایڈہ اللہ تعالیٰ)

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ رَبِّ اذْخُلْنِی مُدْخَلَ صَدْقٍ وَّاَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صَدْقٍ وَّاجْعَلْنِی مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَنًا نَصِيرًا (بُنی اسرائیل: 81)

یعنی تو کہہ اے میرے رب! مجھے (اس سال میں) اس طرح داخل کر کے میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کر میر انکنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنے جناب سے میرے لئے طاقتور مدد گار عطا کر۔

ہر نئی رات نیا دن ہو مبارک یا رب!  
سال آئندہ ہو ہم سب کو مبارک یا رب!  
احمدیت کا شجر پھولے پھلے ہم دیکھیں  
پیارے آقا رہیں خوش باش یہ ہر دم دیکھیں  
خوش رہے مجھ سے تو میں تجھ سے ہوں راضی پیارے!  
تیری آغوش میں آئے مری باری پیارے!

(امۃ الباری ناصر۔ امریکہ)

سامعین کرام! میں آج مشاہدات کے سامعین کی خدمت میں جو روحانی، علمی اور اخلاقی ماندہ رکھنے جا رہا ہوں۔ وہ نئے سال کی ابتداء کرنے کے حوالے سے ہے کہ ہم نئے سال میں کیسے داخل ہوں۔ اس حوالے سے پیارے حضور ایڈہ اللہ تعالیٰ کے چند ارشادات آپ کے سامنے رکھوں گا۔

آپ ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ

”مغرب میں یا ترقی یا نقصہ کھلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ہا ہو، شراب نوشی، بڑی بازی اور پیٹا خ اور پھل جڑیاں، جسے فائزور کس کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ لیکن احمد یوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کرنے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی“

(خطبہ جمعہ کیم جنوری 2016ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الامام ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ یہ قمری سال صرف مسلمانوں میں ہی نہیں ہے بلکہ بہت سی قوموں میں پرانے زمانے میں قمری سال سے ہی سال شروع کیا جاتا تھا۔ چینیوں میں بھی یہ رواج ہے، ہندوؤں میں بھی ہے اور قوموں میں بھی ہے۔ بہت سے مذہبوں میں پایا جاتا ہے اور اسلام سے پہلے عرب میں بھی دنوں کے حساب کے لئے قمری کیلینڈر ہی رائج تھا۔ بہر حال دنیا میں عام طور پر یہ گریگوریان کیلینڈر رائج ہے اور سب اس کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر قوم اور ہر ملک نے اس کیلینڈر کو اپنے دن اور مہینوں کے حساب کے لئے اپنالیا ہے تو اسی وجہ سے دنیا میں ہر سال ہر جگہ اس کے حساب سے کیم جنوری سے سال شروع

ہوتا ہے اور 31/10 دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ بہر حال سال آتے ہیں، بارہ مہینے گزرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں چاہے قمری مہینے کے سال ہوں یا یہ جوراں کیلئے ہے گریگوری میں کلینڈر اس کے سال ہوں۔ لیکن دنیا والے چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیا وی غل غپڑے اور ہاؤ ہو اور دنیا وی تسلیم کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر جو کم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31/10 دسمبر اور کم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور و غل نہیں ہوتا۔ آدمی رات تک خاص طور پر جا گا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شور شراب کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاتے ہیں۔ گویا گز شستہ سال کا اختتام بھی لغویات اور یہود گیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو انہی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر توہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیا وی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیا وی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یاد ہی نی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تاکہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑیا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو ہمیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پر چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پر کھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائجہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعائے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باقتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلارہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گز شستہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسہوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوچنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لمید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یاد نیاد دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔ اس کی وضاحت حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے، فرمایا کہ: ”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا إلٰهٗ إلٰهٗ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور کردار فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔“ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خراشیں جلد 12 صفحہ 349) پس اس معیار کو سامنے رکھ کر جائزے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 30/10 دسمبر 2016ء)

سما میعنی! حضور اور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ عیسیٰ سال کے آغاز پر مبارک باد دیتے ہوئے احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں سے یوں آگاہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”ہم ہر سال کی مبارک باد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ

اصل عید اور خوشنی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کی روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف رہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اُس صورت میں ہمارے لیے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لیے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(خطبہ جمعہ کیم جنوری 2010ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2019ء کے آغاز پر احباب جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”آن 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے توئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندر ہیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہو گئی ہیں، ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ

”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا مانے سے اسے برکت ہوتی ہے۔“ فرمایا کہ... ”کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو میک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو... رات اور دن تضرع میں لگے رہو... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں تجھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ ”... نہ امانت انسان کے کام نہیں آتا... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔“ فرمایا ”عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274-275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ معیار ہے، یہ لائجہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہو گا اور اگر یہ نہیں تو چیسا کہ میں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتیٰ المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل یتکی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 4 جنوری 2019ء)

سامعین! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 جنوری 2015ء کے خطبہ جمعہ میں نئے سال کی مبارکباد دینے کے بعد فرمایا:

”میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تجھی ہو گا جب ہم اپنے جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس حد تک ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ توانا ہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مہیا فرمادیے ہیں، بیان فرمادیے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی نیکنالوگی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرمادیے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بہتی ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سال کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں

نے وفات مسح کے مسئلے کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برا نکیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے اور جب یہ ہو گا توبہ ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلتے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔“

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

”ہر احمدی شنکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہوتا کہ گز شستہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے ان میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے با برکت اور مبارک فرمائے۔ انسان کی تو سوچ بھی اُن انعاموں اور فضلوں اور احسانوں تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فرماتا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا یہ فرض بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے آگے بھکے، اس کے حکموں پر عمل کرے اور ان حکموں پر عمل کرنے کی انتہائی کوشش کرے، حتیٰ ال渥 جس حد تک جس جس کی استعدادیں ہیں اس کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ برکتیں اور انعامات ہمیشہ جاری رہیں۔ اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنے رہے، اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں بجالاتے رہے، اپنے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے تو پھر یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سال یادوں سال یا تین سال کی بات نہیں ہے بلکہ ان باتوں کی طرف توجہ اور ان امور کی انجام دہی کے بعد پھر تم ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ ہر سال تمہارے لئے برکتیں لے کر آئے گا اور ہر گز شستہ سال تمہارے لئے برکتوں سے بھری جھوپلیاں چھوڑ کر جائے گا۔ اور پھر یہ اعمال جو ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان نعمتوں کا اوارث بنائیں گے۔“

(خطبہ جمعہ 6 رب جنوری 2006ء)

نئے سال کی مبارک باد دیتے ہوئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اس دعا کے ساتھ یہ مبارک باد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنادے۔ اور یہ دعا ہر احمدی کی یقیناً ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی خواہش اور دعا کئے بغیر یہ مبارک باد دینا تو بے فائدہ ہے اور دنیاداروں کی باتیں ہیں۔ لیکن یہ خواہش بھی بے کار ہو گی اور دعا بھی لاحاصل ہو گی اگر ہم اپنی اُن صلاحیتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سینئنے کے لئے بروئے کارنے لائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے، اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساں پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتیٰ ال渥 یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بناتا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سینئنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو خدا کرے کہ ہماری یہ سوچ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گز شستہ فضلوں کا بھی شکر گزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھنکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ پس یہ روح ہے جو ہماری ان مبارک بادوں کے پیچھے کار فرمائی ہوئی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 3 رب جنوری 2014ء)

سامعین! حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”نیا سال شروع ہوا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں لیکن اندر یہ گھرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اس سال کے با برکت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اس طرح با برکت فرمائے کہ دنیا کی کوئی متین اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے دنیا کو تباہی کی طرف نہ لے جائیں بلکہ دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی ذاتی اناوں میں پڑ کر اپنے ملکی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے انسانیت کو تباہ کرنے کے

درپے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ مسلمان ممالک ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ جڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنڈے کو دنیا میں لہانے میں مدد گار بینیں اور یہ لوگ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں نہ کہ مسیح موعود کی مخالفت میں اتنے بڑھ جائیں کہ اب تو انہا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو مانے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جہنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ سوچ نہیں رکھتے اور اس سوچ کے ساتھ دعائیں نہیں کرتے اور اپنی دعاوں کے ساتھ نئے سال میں داخل نہیں ہوتے تو ہمارے نئے سال کی مبارک بادیں سطحی مبارک بادیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس نئے سال کی حقیقی مبارک باد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا ہر احمدی بڑے چھوٹے مرد عورت کو احساں ہونا چاہیے اور اس کے لیے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنی دعاوں میں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ تبھی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔

(خطبہ جمعہ 3 جنوری 2020ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے 2021ء کے آغاز پر احباب جماعت کو مناطب کرتے ہوئے فرمایا:

”آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لیے، دنیا کے لیے، انسانیت کے لیے بابر کرت ہو۔ ہم بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے والے ہوں اور دنیا والے بھی اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کو پہاڑ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے بن جائیں ورنہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے رنگ میں دنیا والوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کاش کہ ہم اور دنیا کے تمام لوگ اس اہم تکنے کو سمجھ جائیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔ گذشتہ ایک سال سے ہم ایک نہایت خطرناک و بائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں اور دنیا کا کوئی ملک بھی اس وبا سے باہر نہیں ہے، کہیں کم اور کہیں زیادہ، لیکن لگتا ہے کہ اکثریت دنیا کی اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی کہ کہیں یہ و بالہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لیے نہ ہو۔ یہ نہیں سوچنا چاہتے۔ یہ تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہلانا چاہتا ہے، بتانا چاہتا ہے، توجہ دلانا چاہتا ہے۔ اس طرف کسی کی سوچ نہیں ہے۔

...پس یہ سال مبارکبادوں کا سال اُس وقت بنے گا جب ہم اپنے فرائض کو اس نئی پر ادا کرنے والے ہوں گے کہ لوگوں کو سمجھائیں، دنیا کو سمجھائیں اور ظاہر ہے کہ یہ سب کرنے کے لیے ہمیں اپنی حالتوں کے بھی جائزے لینے ہوں گے۔ ہم جو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانے والے ہیں کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہو چکی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ خالصہ اللہ اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہیں یا بھی ہمیں اپنی اصلاح کرنے اور ایک دوسرے سے پیار و محبت کے جذبات کو غیر معمولی معیاروں تک لانے کی ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے سپرد ایک بہت بڑا کام کیا گیا ہے اور اس کے سر انجام دینے کے لیے پہلے اپنے اندر پیار اور محبت اور بھائی چارے کی خضاب کو پیدا کریں، اپنے معاشرے میں، احمدی معاشرے میں اور پھر دنیا کو اس جہنڈے کے نیچے لائیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کیا تھا اور جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا جہنڈا اے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں، تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں اور تبھی ہم نئے سال کی مبارکباد دینے کے اور لینے کے مستحق قرار دیے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بچہ، بوڑھا اس بات کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کرے کہ اس سال میں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ 13 جنوری 2021ء)

سامعین! پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2016ء میں سال کے آغاز پر کچھ سوالات احباب جماعت کے سامنے رکھے اور فرمایا۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ انہیں پڑھ کر نہ صرف اپنے دلوں میں اُتار کر اپنا محاسبہ کریں بلکہ اپنے ماخت عزیز و اقارب، بیوی پھوٹوں، بہن بھائیوں کو بھی پڑھ کر نئے سال میں اپنی سمت متعین کرنے کی تلقین کریں۔ نیز فرمایا کہ

”اگر اکثر سوالوں کے جواب ثابت ہیں تو ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں تو قابل فکر بات ہے۔“

1. مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغويات سے بچے اور بیز اری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا؟ ہم نے اس ایک سال میں کیا کھویا اور کیا پایا؟
2. کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا؟
3. کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہماری خدمتِ خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یاد نیاد کھاوے کے لئے تو نہیں تھا؟
4. ہمارے دل کی چچی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑی تو نہیں ہو گئیں تھیں؟
5. کیا ہمارا سالِ جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرے؟
6. کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دور رکھا ہے جن سے گندے خیالاتِ دل میں پیدا ہو سکتے ہیں؟ یعنی آج کل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس قسم کی اس میں ایسے پروگرام جو خیالات کو گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ان سب سے بچایا اپنے آپ کو؟
7. کیا ہم نے بد نظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے؟ اور کہا ہے؟
8. کیا ہم نے فسق و فجور کی ہربات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟
9. کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے؟ یعنی ظلم کرنے سے بچا کر رکھا ہے؟
10. کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک رکھا ہے؟
11. کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟
12. کیا ہر قسم کے بغایانہ رویہ سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟
13. کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟
14. کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں؟ یا کرتے ہیں؟
15. کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟
16. کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی؟
17. کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟
18. کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچ رہی ہیں؟
19. کیا ہم غفو در گزر سے کام لیتے رہے ہیں؟
20. کیا عاجزی اور انگساری ہمارا امتیاز رہا ہے؟
21. کیا خوشی غمی تیگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں؟
22. کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہو اللہ تعالیٰ سے کہ میری دعائیں کیوں نہیں قبول کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا ہے؟
23. کیا ہر قسم کی رسموں اور ہوا و حوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟
24. کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟
25. کیا تکبر اور نحوت کو ہم نے مکمل طور چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے؟
26. کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟
27. کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟

28. کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت اور عظمت قائم کرنے والا بنتا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دھراتے ہیں صرف کوکھلا عہد تو نہیں؟

29. کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقيت دی اپنی عزت پر اس کو فوقيت دی اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا؟

30. کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟

31. اپنی تمام تراستہ اداؤں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟

32. کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں؟

33. کیا تعلق اخوت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہ باقی تمام دنیا کر رشتے اس کے سامنے یہ ہو جائیں معمولی سمجھے جانے لگیں؟

34. کیا خلافت احمدیہ سے وفا کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی ہم دعا کرتے رہے سال کے دوران؟

35. کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

36. کیا غلیفہ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟

اگر تو اکثر سوالوں کے ثابت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں جو سوال میں نے اٹھائے ہیں تو پھر قابل فکر بات ہے۔

بس سامعین کرام! نئے سال کی کیم نئے عزم اور ولوہ کی تجدید کا وقت ہے۔ نچے نئی کلاسوں میں جاتے وقت خوشی اور نئے عزم کے ساتھ نئے عہد باندھ رہے ہوتے ہیں اور اپنی سابقہ کوتاہیوں کو خیر باد کہہ رہے ہوتے ہیں اور ایک نئی ہمت، نئے ولوہ اور نئے جوش کے ساتھ نیک تمناؤں کے ساتھ زندگی کی نئی سیر ہی پر قدم رکھ دیتے ہیں۔ بعینہ اس نئے سال کے آغاز پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر رنگاہ ڈالتے ہوئے دعاوں کے ساتھ ان کو اپنے سے جدا کرنا ہے اور دعاوں کے ساتھ نیکیوں کے نئے عزم کے ساتھ شکر کے جذبات کے ساتھ اس نئے سال میں داخل ہونا ہے۔

